جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کر لیں۔۔ (ابو زبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (15)

از مفتی محمد صاحب

مضامین:

- ☆ قرآن پاک کھڑا کر کے رکھنا
- ☆ عورت کا اپنے رشتہ کے بارہ میں کسی سے بات کرنا، نیز خاندان میں رشتہ کرنے کو ضروری سمجھنا
- ☆ تبلیغ میں چلے کی نذر پوری کرنا لازم نہیں ☆ پاک بستر اور چارپائی پر نماز کا حکم
- ☆ جیبی سائز قرآن پاک کو بیت الخلاء ساتھ لے کر جانا
- ☆ یہودیوں کا ذکر ”اسرائیل“ کے نام سے کرنا ☆ اکیلی دودھ پلانے والی عورت کی گواہی کا حکم
- ☆ تصویروں کی سی ڈی دخولِ ملائک سے مانع نہیں
- ☆ حقوق العباد نماز اور تبلیغ سے معاف نہیں ہوتے ☆ کھانے سے ساتھیوں سے پہلے اُٹھ جانا
- ☆ مسجد کی کھڑکیاں حرام مال سے خریدی گئی ہوں تو کیا حکم ہے؟
- ☆ فی مربع فٹ کے حساب سے ماربل لگانے کا ٹھیکہ کرنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن پاک کھڑا کر کے رکھنا:

سوال: کیا قرآن پاک کو عام کتب کی طرح الماری یا شیلف میں کھڑا کر کے رکھنا جائز ہے یا دوسری طرح رکھنا بہتر ہے، کھڑا کر کے رکھنے سے بے ادبی تو نہیں ہوتی؟ (طیب)

جواب: قرآن پاک کو عام کتب کی طرح الماری یا شیلف میں کھڑا کر کے رکھنا اگرچہ جائز ہے، مگر یہ مناسب نہیں، دوسری طرح رکھنا بہتر ہے۔

عورت کا اپنے رشتہ کے بارہ میں کسی سے بات کرنا، نیز خاندان میں رشتہ کرنے کو ضروری سمجھنا:

سوال: میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، پردہ دار اور نماز روزے کی پابند قریشی خاتون ہوں اور میری عمر ستائیس سال سے متجاوز ہے اور میرے خاندان میں کوئی مناسب رشتہ موجود نہیں۔ میں کسی ضعیف العقیدہ، جاہل اور بے نمازی شخص کے نکاح میں کسی صورت نہیں آنا چاہتی، جبکہ ہمارے علاقے میں ایک شادی شدہ صاحبِ علم شخص ہیں جو نیازی (پٹھان) ہیں جن کے عصری و دینی علم و فضل، کردار اور ذہانت سے میں انتہائی متاثر ہوں اور میری دلی خواہش ہے کہ میں بھی ان کے نکاح میں آجاؤں، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ میرے گھر والے خاندان سے باہر رشتہ دینے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہوں گے، حالانکہ وہ مذکورہ بالا شخص کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا میں اپنی اس خواہش سے بذریعہ فون ان (مذکورہ بالا شخص) کو مطلع کرسکتی ہوں تاکہ وہ میرے بارے میں میرے گھر والوں سے بات کرسکیں؟ کیا گھر والوں کے انکار کی صورت میں میں عدالت سے رجوع کرسکتی ہوں؟ اور کیا موجودہ عدالتیں ولی کا درجہ رکھتی ہیں یا نہیں؟ (غ۔ ف۔ ضلع میانوالی)

جواب: واضح رہے کہ بچیوں کا رشتہ خاندان میں کرنے کو اس طور پر ضروری سمجھنا کہ جب تک خاندان میں

رشتہ نہ ملے، بچیوں کو بٹھائے رکھنا اور کہیں اور ان کا رشتہ نہ کرنا، شرعی لحاظ سے انتہائی غلط طرزِ عمل ہے، اس طرح بچیوں کی شادی کی عمر گزر جاتی ہے اور ان کا رشتہ نہیں ہو پاتا، یہ بچیوں پر ظلم ہے جو کسی طرح روا نہیں۔ مزید یہ کہ یہ طرزِ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کے بھی خلاف ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کفء (برادری) کے محمود ہونے کے باوجود حکمت و مصلحت کی بناء پر اپنی بچیوں کا نکاح دوسرے خاندانوں میں کرایا ہے، اس کے علاوہ صحابہ و تابعین اور سلف صالحین میں سے کسی کا یہ طرزِ عمل نہیں رہا کہ ہمیشہ اپنے ہی خاندان میں نکاح کراتے ہوں، اس لئے یہ ایک بدترین رسم ہے اور اس رسم کے مطابق بچیوں کو ادھیڑ عمر تک بٹھائے رکھنے والے والدین سخت گناہ گار ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب تم سے ایسا شخص رشتہ مانگے، جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرو تو تم رشتہ دے دیا کرو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین میں بڑا فتنہ و فساد برپا ہوگا۔ (مشکوٰۃ: 2/267)

اس تفصیل کی روشنی میں مذکورہ صورت کا حکم یہ ہے کہ آپ کے اولیاء کا مذکورہ طرزِ عمل غلط ہے، مگر اس کے باوجود آپ کے لئے کسی اجنبی سے اپنے رشتہ کے بارہ میں خود بات کرنا مناسب نہیں، بجائے اس کے آپ اپنے خاندان کے کسی محرم رشتہ دار کو تیار کریں جو مذکورہ شخص سے آپ کے رشتہ کی بات کرے اور آپ کے گھر والوں کو بھی سمجھائے کہ یہ طرزِ عمل غلط ہے۔ باقی اولیاء کی موجودگی میں عدالت ولی کا درجہ نہیں رکھ سکتی۔ تاہم آپ کے انکار کے باوجود اگر اولیاء آپ کا کسی ناپسندیدہ جگہ جبراً رشتہ کرتے ہیں تو یہ رشتہ صحیح نہ ہوگا، اس لئے عدالت کے ذریعہ ایسے رشتہ کو رکوایا جا سکتا ہے۔ اس تدبیر پر عمل کے ساتھ ساتھ ہر نماز کے بعد یہ دعا:

﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ﴾

تین بار مانگا کریں۔ اس تدبیر پر عمل کرنے سے مثبت پیش رفت ہو تو بہت اچھا، ورنہ دوبارہ پوچھ لیں۔

تبلیغ میں چلے کی نذر پوری کرنا لازم نہیں:

سوال: بندہ کو پیرانہ سالی کی وجہ سے گھٹنوں اور کمر میں درد کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ بندہ نے نذر مانی کہ صحت کے بعد ایک چلہ تبلیغی جماعت کے ہمراہ اللہ کے راستہ میں نکلے گا، علاج کی مدت طویل ہونے کی وجہ سے بندہ بہت ہی لاغر ہو گیا ہے حتیٰ کہ مختلف علاج معالجہ کرنے کے بعد بھی تسلی بخش افاقہ نہیں ہوا۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی نذر ہے، دوسری طرف خراب صحت کی مجبوری‘ چلہ کی طرف اب بندہ کا دل بھی مائل نہیں ہو رہا، لہٰذا شریعت کا حکم بتلائیں کہ اب بندہ کیا کرے، تاکہ اس کے مطابق عمل کیا جاسکے۔ (ایک سائل ۔ لاہور)

جواب: مسئولہ صورت میں آپ نے تبلیغ میں جانے کی نذر مانی تھی اور تبلیغ میں جانے کی نذر پوری کرنا شرعاً لازم نہیں، اس لئے مسئولہ صورت میں اگر آپ تسلی بخش حد تک صحت یاب ہو جائیں تب بھی آپ پر تبلیغ میں چلہ لگانا لازم نہیں۔

پاک بستر اور چار پائی پر نماز کا حکم:

سوال: کیا ایک مریض بامر مجبوری چار پائی پر نمازیں ادا کرسکتا ہے جبکہ بستر اور چار پائی پاک ہوں؟ (ایک سائل ۔ لاہور)

جواب: پاک چار پائی پر نماز درست ہے۔

جیبی سائز قرآن پاک کو بیت الخلاء ساتھ لے کر جانا:

سوال: چھوٹے قرآن پاک جیبی سائز کے ساتھ جو عام طور پر حفاظ استعمال کرتے ہیں جس پر چمڑے کا اپنا غلاف بھی ہوتا ہے بیت الخلاء میں جانا کیسا ہے؟ نیز علماءِ کرام سے جو تعویذ لئے جاتے ہیں ان میں بھی قرآن پاک کی آیات وغیرہ ہوتی ہیں اور ان کو بازو یا گلے میں باندھا جاتا ہے، تو کیا ان کے ساتھ بیت

الخلاء میں جانا صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو کیوں؟ (عبدالعلیم ۔ کرکی)

جواب: چمڑے کا غلاف اگر قرآن پاک کی جلد کے ساتھ سلا ہوا یا چپکا ہوا ہو تو ایسے قرآن پاک کو بیت الخلاء لے جانا بے ادبی ہے اس لئے جائز نہیں اور اگر غلاف قرآن پاک کی جلد سے الگ ہو تو اس میں بے ادبی نہیں، اس لئے گنجائش ہے، البتہ احتراز بہتر ہے اور تعویذ بھی چونکہ عموماً کپڑے یا چمڑے کے غلاف میں لپٹا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کو لے کر بیت الخلاء جانے میں حرج نہیں۔

(درمختار: 1/178، وہندیہ: 5/43)

یہودیوں کا ذکر ”اسرائیل“ کے نام سے کرنا:

سوال: اخبارات ومجلّات کا مطالعہ کرتے وقت اور خبریں سنتے وقت ایک بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ ”اسرائیل“ قرآن مجید کی رُو سے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے لیکن یہی لفظ آج عصری واسلامی مجلّات ونشریات میں یہودِ بے سود اور اُن کے مقبوضہ علاقے کے لئے بغیر کسی تردد کے استعمال ہوتا ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ عالم غیظ وغضب میں مسلمان اِسی نام سے یہود کو گالی بھی دیتے رہتے ہیں، حالانکہ قرآن کریم نے یہود کے لیے ”اسرائیل“ کا نہیں بلکہ ”بنی اسرائیل“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس کو عرف کا نام دے کر اس سے چشم پوشی کر سکتے ہیں؟ کیا عرف کی بناء پر اس قسم کی باتوں کو جائز متصور کرنے کے لیے ہمارے پاس کوئی قاعدہ موجود ہے؟ اگر ہے تو باحوالہ تحریر فرمائیں اور اگر نہیں تو ہمارا کیا فرض بنتا ہے؟ (محمد عباس کوثرؔی ۔ باجوڑ ایجنسی)

جواب: یہ بات ٹھیک ہے کہ ”اسرائیل“ سیدنا یعقوب علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا لقب ہے، مگر اب جب یہود نامسعود نے اپنے فرقہ اور ریاست کے لیے یہ نام رکھ لیا ہے تو اس نام سے اُن کا ذکر کرنے میں حرج نہیں، کیونکہ ناموں کی مراد متعین کرنے میں وضع کے ساتھ نیت اور عرف ہی کا اعتبار ہوتا ہے، ورنہ آپ کی تجویز کے مطابق یہود کا ذکر ”بنی اسرائیل“ کے لفظ سے کرنے اور اس نام سے اُن کو برا بھلا کہنے

میں بھی یہ خرابی لازم آتی ہے کہ بنی اسرائیل میں تو ہزاروں انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گزرے ہیں، ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی نبی کے نام پر اپنا نام رکھ دے اور لوگ اس کو اس کے نام سے پکار کر برا بھلا کہیں تو یہ معاذ اللہ اُس نبی کی بے ادبی نہیں سمجھی جائے گی۔ ہاں اگر کہیں پر لوگوں کا ذہن کسی مقدس ذات کی طرف جاتا ہو تو ایسے موقع پر کوئی اور ایسا نام استعمال کرنا بلاشبہ اولیٰ اور بہتر ہے جس میں بے ادبی کا ابہام بھی نہ ہو۔ آج کل اسرائیل کا لفظ بولنے سے کسی کا ذہن بھی حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نہیں جاتا بلکہ اس سے ہر شخص بولتے وقت یہودیوں کا ملک ہی مراد لیتا اور سنتے وقت سمجھتا ہے، اس لئے اس سے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی کا وہم نہیں ہونا چاہیے۔

اکیلی دودھ پلانے والی عورت کی گواہی کا حکم:

سوال: خالدہ زبیر کی رضاعی بہن ہے، اس طرح کہ زبیر نے خالدہ کے ساتھ اس کی ماں سے دودھ پیا تھا، سوال یہ ہے کہ زبیر کا نکاح خالدہ کی نسبی بہن سے جائز ہے یا نہیں؟ نیز رضاعت میں گواہی کن لوگوں کی قبول ہوتی ہے۔ مثال مذکور میں خالدہ کی نسبی ماں کی گواہی قبول ہوگی یا نہیں۔

(محمد طارق۔ بلوچستان)

جواب: اگر واقعۃً زبیر نے خالدہ کی ماں کا دودھ پیا تھا تو زبیر کا نکاح خالدہ کی کسی نسبی بہن سے جائز نہیں اور رضاعت کے ثبوت کے لیے بھی عام گواہی کی طرح دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہوتی ہے۔ دو عورتوں میں ایک رضاعی ماں خود بھی ہو سکتی ہے، مگر اکیلی رضاعی ماں کی گواہی سے حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں رضاعت کا شرعی ثبوت نہیں ہوتا، البتہ اگر تنہا گواہی دینے والی عورت با اعتماد ہو اور اس کی سچائی کا غالب گمان ہو تو ایسی صورت میں رشتہ کرنے سے احتیاطاً بچنا چاہیے۔ (شامیہ: 3/224)

تصویروں کی سی ڈی دخولِ ملائک سے مانع نہیں:

سوال: اگر تصویروں کی فلم کو ایک سی ڈی میں بند کر کے رکھا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تصاویر کی سی ڈی ”لا تدخل الملئكة بيتاً فيه كلب أو تصاوير“ کے تحت آتی ہے یا نہیں؟ (محمد طارق ۔ بلوچستان)

جواب: فرشتوں کے گھر میں داخل نہ ہونے کے حکم سے سے وہ چھوٹی تصویر بتصریح فقہاء مستثنیٰ ہے جو صاف نظر نہ آئے اور سی ڈی میں جو تصویر ہو وہ تو بالکل نظر نہیں آتی، اس لئے سی ڈی کی تصویر بھی جب تک سی ڈی کے اندر ہو، اسکرین پر نظر نہ آ رہی ہو اس وعید کے تحت نہیں آئے گی۔

حقوق العباد نماز اور تبلیغ سے معاف نہیں ہوتے:

سوال: میرے دادا اور ان کے تین بیٹے کاروبار میں برابر کے حصہ دار تھے، بڑے بیٹے ہونے کے ناطے تمام حساب بڑے تایا کے پاس تھا، ایک دن اچانک میرے تایا دوسرے پارٹنر کی غیر موجودگی میں دفتر سے تمام ضروری کاغذات لے گئے اور دادا کو اطلاع دی کہ وہ اپنا کاروبار الگ کر چکے ہیں۔ کئی دن کی بحث کے بعد میرے تایا ہمارے حصے میں سے کچھ رقم دینے پر آمادہ ہوئے۔ ہم میں لڑنے کی سکت نہ تھی لہٰذا ہم نے اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ ماشاء اللہ سے میرے تایا کے بیٹے پنج وقتہ نمازی اور تبلیغ کی طرف راغب ہیں۔ اگر یہ لوگ ساری زندگی اسی طرح دین کی خدمت کرتے رہے تو کیا میرے تایا کی مغفرت ہو جائے گی؟ (عبدالوہاب ۔ کراچی)

جواب: مسئولہ صورت میں اگر آپ کے تایا نے واقعۃً چلتے کاروبار میں آپ کے والد وغیرہ کا کچھ حصہ دبایا تھا تو سراسر ناجائز کام کیا تھا، دوسروں کے حصہ کی رقم ان کے ذمہ دَین تھی۔ تایا کے بیٹوں کے لیے تایا کے انتقال کے بعد اس پرائے حق کی ادائیگی سے پہلے باپ کا ترکہ آپس میں تقسیم کرنا شرعاً جائز نہ تھا۔ اگر انہوں نے اس وقت دوسروں کا حق ان کو نہیں دیا تھا تو ان پر شرعاً لازم ہے کہ اب دوسروں کا حصہ ان کے

حصوں کی کمائی کے ساتھ ان کو ادا کریں۔ اس سے وہ پرایا حق دبانے کے گناہ سے بچ جائیں گے اور اُمید ہے کہ والد کی بھی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیں گے۔ قرآن وحدیث میں اس کی صراحت آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا حق اس وقت تک معاف نہیں فرماتے جب تک ان کا حق ادا نہ کردیا جائے یا حقدار ان کو خود اپنا حق معاف نہ کردے، اس لئے پرایا حق دبانا سراسر ناجائز اور سخت گناہ ہے اور اس پر آخرت میں عذاب کا خطرہ ہے۔ حقوق العباد نماز اور تبلیغ سے معاف نہیں ہوتے۔

کھانے سے ساتھیوں سے پہلے اُٹھ جانا:

سوال: دو چار آدمی کھانا کھا رہے ہیں، ایک دو آدمی کھانا کھا کر جلدی فارغ ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ یہ فارغ شخص ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے رہیں جب تک وہ فارغ نہ ہو جائیں۔ کیا یہ صحیح کہتے ہیں؟ (ایک سائل)

جواب: اس کی تصریح کہیں نہیں ملی، البتہ فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اکٹھے کھانا کھانے کے آداب میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ بسم اللہ تو بہر حال اونچی آواز سے پڑھنا بہتر ہے تا کہ ساتھیوں کو تلقین ہو البتہ کھانے کے بعد الحمدللہ اسی وقت اونچی آواز سے پڑھے جب دوسرے بھی کھانے سے فارغ ہو گئے ہوں۔ (شامیہ:6/340)

اس جزئیہ کی روشنی میں دوسرے ساتھیوں کے فارغ ہونے تک ان کے ساتھ بیٹھے رہنا بھی ادب کا تقاضا معلوم ہوتا ہے۔ البتہ ایسا کرنا ضروری نہیں، اُٹھ جانا بھی جائز ہے، مگر بلا حاجت نہ اُٹھے اور حاجت سے اٹھنا ہی ہو تو ساتھیوں سے اجازت لے کر اُٹھے۔

مسجد کی کھڑکیاں حرام مال سے خریدی گئی ہوں تو کیا حکم ہے؟

سوال: ایک مسجد تعمیر ہوئی اس میں مثلاً کھڑکیاں وغیرہ کسی نے حرام مال سے خرید کر لگوا دیں۔ ایک عرصے

کے بعد وہ مسجد ضعیف ہوگئی، اب دوبارہ تعمیر ہونی ہے تو کیا یہ کھڑکیاں وغیرہ ہم اس مسجد سے خارج کر سکتے ہیں اور ان کو نکال کر ان کا کیا کیا جائے؟ کیونکہ وہ حرام مال سے خریدی ہوئی ہیں؟ (ایک سائل)

جواب: ایسی اشیاء کو مسجد کی عمارت سے نکالنا ضروری ہے، نکالنے کے بعد ان کو بلا نیتِ ثواب صدقہ کر دیا جائے۔

فی مربع فٹ کے حساب سے ماربل لگانے کا ٹھیکہ کرنا:

سوال: ہمارے یہاں ٹھیکے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً ماربل لگانے والے کاریگر کو یہ ٹھیکہ دیتے ہیں کہ وہ آٹھ یا دس روپے فٹ کے حساب سے لگائے گا اور آخر میں حساب کرتے ہیں کہ مکان میں کتنے فٹ اس نے ماربل لگائے، اس میں وہ کاریگر اپنے ساتھ اور مزدور کام کرنے کے لیے لاتا ہے اور ان کو اُجرت اس ٹھیکے میں سے دیتا ہے اور یہ اس کاریگر کی مرضی پر ہے کہ وہ جتنے بھی مزدور کام پر لگائے اور وہ خود کام کرے یا نہ کرے۔

اس طرح کے ٹھیکہ میں کاریگر کو فائدہ بھی ہوتا ہے اور کبھی نقصان بھی ہوتا ہے۔ اس میں ماربل لگانے والے کی محنت کا معاوضہ متعین نہیں ہوتا۔ کیا یہ ٹھیکہ صحیح ہے؟ (ایک سائل)

جواب: ماربل لگانے والے کاریگر کے ساتھ فی مربع فٹ کے حساب پر ٹھیکہ کا معاملہ کرنا درست ہے، مگر ٹھیکہ لینے والے کاریگر کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ متعین رقم یا فیصدی اُجرت کی شکل میں ان مزدوروں کی مزدوری بھی پہلے سے متعین کرے جن کو وہ اپنے ساتھ کام پر لگائے، مثلاً ان سے یہ کہے کہ میں آپ کو فی مربع فٹ اتنا دوں گا یا مجھ کو جو مزدوری ملے گی اس کا آدھا یا چوتھا حصہ مثلاً آپ کو دوں گا یا نقدی میں متعین کر دے، ایسا نہ کرنے کی صورت میں اصل ٹھیکہ دار کا معاملہ صحیح ہوگا مگر اس کا آگے دوسرے کاریگروں سے معاملہ صحیح نہ ہوگا۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]